[illegible purple stamp]

جمعرات
- اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۱۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۳۴ | جمعرات - ۱۴- جمادی الاول - ۱۴۱۵ھ ‘۲۰- اخاء ۱۳۷۳ ھش ‘۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء

خدا تعالیٰ نے تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے

خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اسی طرح پر دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے۔ جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا (-) دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اس کا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی ہے اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسان کو آگھیرتی ہیں۔ کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے. شروع ہونے بھی چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے۔ ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع روحانی امور ہیں۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۷۴-۵۷۳)

ہر چیز خدا سے مانگو اور اس کی خوشنودی کیلئے اس کی راہ پر خرچ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دنیا میں جو حسنہ ملتی ہیں‘ جو چیزیں‘ جو نعماء ملتی ہیں وہ سب اخروی حسنہ کے حصول کا سامان پیدا کرنے والی ہیں۔ موٹی مثال ہے صحت جسمانی۔ صحت کا ہونا خدا تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے اور ایک صحت مند بد معاشیوں میں بھی اپنی صحت خراب کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کا صحت مند بندہ خدا کے حضور اپنی صحت کے نتیجہ میں ایثار و اخلاص کے وہ کارنامے دکھاتا ہے کہ انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ مثلاً صحابہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں جو کسریٰ اور قیصر سے جنگیں ہوئیں ان میں تاریخ (ہمیں بتاتی ہے) اتنا فرق ہوتا تھا تعداد میں۔ مسلمانوں کی تعداد اس قدر کم اور کسریٰ کی حکومت جو بہت بڑی ایمپائر تھی اس وقت کی دنیا میں اور قیصر کی حکومت جو بہت بڑی ایمپائر تھی اس وقت کی دنیا میں‘ ان کی فوجیں پانچ گنا‘ سات گنا بعض دفعہ آٹھ گنا زیادہ ہوتی تھیں۔ اگر پانچ گنا بھی زیادہ ہوں اور ساڑھے سات گھنٹے لڑائی ہو دن میں‘ تو ہر گھنٹے کے بعد نئی تازہ دم فوج سامنے آجائے گی۔ اور ایک (صاحب ایمان) ساڑھے سات گھنٹے لڑتا رہے گا۔ ہر ڈیڑھ گھنٹے کے بعد تازہ دم فوج میں سے کسریٰ اور قیصر کی تازہ دم فوجوں کا ہر سپاہی ڈیڑھ گھنٹہ لڑے گا۔ مسلمان سپاہی ساڑھے سات گھنٹے ان کے مقابلہ میں لڑ رہا تھا۔ یہ شکل بنی لڑائی میں۔ میں نے بڑا سوچا اور بڑا ہی حیران ہوا ہوں کہ کس قدر صحت اور عزم ایک (ایماندار) کو خدا تعالیٰ نے دیا۔ اگر عزم ہو اور صحت نہ ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اگر صحت ہو اور عزم نہ ہو تو کچھ نہیں ہوگا۔ میں نے کہا ہے کچھ ہو نہیں سکتا۔ اب میں کہتا ہوں۔ کچھ نہیں ہوگا۔ تو ان کو صحت بھی دی خدا نے عزم بھی دیا خدا نے۔ تو صحت جسمانی دنیوی حسنہ ہے۔ اس دنیا سے جسم کا تعلق ہے۔ خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو صحت‘ اس لئے نہیں کہ عیاشی میں اسے ضائع کروگے اس لئے مانگو کہ میری راہ میں اس کو خرچ کروگے۔ اور میرے پیار

باقی صفحہ ۷ پر

یوم تحریک جدید

۲۸- اکتوبر ۱۹۹۴ء

○ امراء و صدر صاحبان‘ مربیان و معلمین سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ۔
یوم تحریک جدید مورخہ ۲۸- اکتوبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے اور جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

تقریب نکاح و شادی

○ مورخہ ۷- اکتوبر ۹۴ء بروز جمعۃ المبارک مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب کا نکاح بہمراہ عزیزہ ثروت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری سلطان احمد ارشاد صاحب ایڈووکیٹ بیس ہزار روپے حق مہر پر محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر نے بمقام ناصر آباد (ب) پڑھا۔ بعدہ‘ شادی کی تقریب عمل میں آئی۔

اگلے دن مورخہ ۸- اکتوبر ۹۴ء کو جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ دعوت کے اختتام پر محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم نور الدین احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ چٹاگانگ (بنگلہ دیش) کی اہلیہ مکرمہ زہرہ نور صاحبہ مورخہ ۱۷- اکتوبر ۹۴ء کو بنگلہ دیش میں بقضاء الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ محترم سلیم الدین احمد صاحب صدر محلہ دار الیمن غربی ربوہ کی بھاوجہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

د‘

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰- اخاء- ۱۳۷۳ ھش ۲۰- اکتوبر ۱۹۹۴ء

تیسری دنیا

پہلی اور دوسری دنیا کا تو کبھی ذکر نہیں سنا لیکن تیسری دنیا ایک ایسی ترکیب ہے جو عام طور پر استعمال کی جا رہی ہے۔ ہم تیسری دنیا کے لوگ ہیں جب کوئی یہ کہتا ہے تو وہ کیا سمجھتا ہے کہ اگر ہم تیسری دنیا کے لوگ ہیں تو پہلی دنیا اور دوسری دنیا کے لوگ کون ہیں۔ شائد اس کے ذہن میں امریکہ اور یورپ آتا ہوگا۔ چلو وہ پہلی دنیا سہی۔ پھر دوسری دنیا کون ہے۔ بہرحال یہ سوچنے کا تو موقع ہی نہیں ہوتا اور کوئی شخص یہ بات سوچتا بھی نہیں۔ ہم صرف یہ سنتے ہیں کہ تیسری دنیا میں یہ کچھ ہو رہا ہے اور وہ کچھ ہو رہا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ دنیا کے سو سے زیادہ ممالک ایسے ہیں جن کے رہن سہن کا اندازہ کرتے ہوئے اور ان کی آمد اور خرچ کا حساب لگاتے ہوئے اقوام متحدہ نے یہ قرار دیا ہے کہ وہ غربت میں زندگی گذار رہے ہیں اور ان غریب ملکوں کو تیسری دنیا کہا جاتا ہے۔

اگرچہ جب ہم ان کی فہرست دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض ممالک کو تو ہم امیر ہی سمجھتے ہیں لیکن بہرحال اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ وہ ملک بھی غربت کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اب غربت اور امارت بھی عجیب چیز ہے۔ اس بات کا امکان ہے کہ کوئی ملک ہو تو غریب لیکن اس میں کروڑپتی بھی موجود ہوں اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ کوئی ملک ہو تو امیر لیکن اس کے غریب لوگوں کو کھانے کے لئے روٹیاں بھی ڈسٹ بن سے تلاش کرنی پڑیں۔ یہ بات تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھی ہے۔ انگلستان میں بسا اوقات یہ دیکھا گیا کہ بوڑھے بوڑھے لوگ ڈسٹ بن میں سے روٹیوں کے ٹکڑے تلاش کر رہے ہیں حالانکہ برطانیہ تو امیر ملک ہے۔ بہرحال یہ دونوں چیزیں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ یعنی ملک امیر ہے اور اس کے کچھ لوگ انتہائی غریب۔ اور ملک غریب ہے اور اس کے کچھ لوگ انتہائی امیر۔ پاکستان ہی کو لے لیجئے۔ یہ غریب ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔ لیکن کہتے ہیں۔ یا پہلے کہا جاتا رہا ہے کہ اس کی ساری دولت بائیس خاندانوں کے پاس ہے۔ گویا کہ وہ بائیس خاندان تو کروڑپتی بلکہ ارب پتی ہیں اور باقی لوگ جو کروڑوں میں یہاں بستے ہیں وہ غربت کی زندگی گذار رہے ہیں۔ ہم آج کہنا یہ چاہتے ہیں کہ غربت کو کسی حد تک دور کرنے کے طریقوں پر غور کیا جانا چاہئے۔ ایک دفعہ ربوہ میں مجلس مشاورت میں یہ بات پیش ہوئی تھی۔ بلکہ ایک ہی دفعہ کیا دو تین سال تک اس پر بات ہوتی رہی اور نتیجہ یہ نکلا کہ ہر وہ شخص جو کسی کام میں ماہر ہے وہ کسی ایسے شخص کو جو کچھ بھی نہیں کر رہا اپنے ساتھ شامل کرے اور اسے بھی ماہر بنا دے۔ وہ اس کا رزق نہیں چھین لے گا۔ کمائے گا اپنا ہی۔ لیکن جب وہ اس سے مہارت حاصل کر لے گا تو اس کا ممنون بھی ہوگا اور غربت کو کم کرنے کا ذریعہ بھی بنے گا۔ اسی طرح جو لوگ تاجر ہیں اور تجارت میں ان کا اچھا خاصا کام چل رہا ہے اگر وہ چند ایسے لوگوں کو جن پر غریبی کا ٹھپہ لگا ہوا ہے اپنے ساتھ کام پر لگا کر انہیں تجارت کے ڈھنگ سکھا دیں تو یقیناً وہ ان غریبوں کو غربت میں سے نکال لیں گے اور ملک کی غربت کی شرح بھی کم کرنے کا باعث بنیں گے۔ آپ کسی ایسی جگہ کام کر رہے ہیں جہاں مزید ملازموں کی اکثر ضرورت رہتی ہے تو آپ اس بات پر نگاہ رکھئے کہ کون سا شخص زیادہ مستحق ہے کہ اسے ملازمت دلوائی جائے۔ ملازمت دلوانا بھی غربت کو کم کرنے کا ذریعہ ہے۔

اگر سب لوگ جو اس حیثیت میں ہیں کہ کہیں نہ کہیں کسی کو ملازم رکھوا سکیں وہ ایسا کریں تو یقیناً بہت سے لوگ ان ملازمتوں کے ذریعے اپنی غربت پر قابو پالیں گے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ان تمام غریب ملکوں میں جنہیں تیسری دنیا کہا جاتا ہے لوگ اپنے اپنے کام میں مگن ہیں اور کسی دوسرے کی پرواہ نہیں کرتے۔ ورنہ اگر ہر شخص یہ تہیہ کر لے کہ میں نے کسی نہ کسی شخص کو کسی کام کا ماہر بنا دینا ہے کسی تجارت پر لگا دینا ہے کسی جگہ ملازمت دلوا دینی ہے۔ تو یقیناً غریبی کم ہو جائے گی۔ اور انفرادی غریبی کم ہونے سے ملک پر بھی بہت اچھا اثر پڑے گا۔ اور یہ ہے بھی نیکی کا کام یعنی دنیاوی لحاظ سے غربت کو ختم کیا اور دینی لحاظ سے اپنے ثواب کی کمائی میں اضافہ کر لیا۔ اس سے زیادہ اچھی کیا بات ہو سکتی ہے۔ کاش ہم سب ان باتوں پر غور کر سکیں اور ان سب باتوں میں سے ہر وہ بات جس پر عمل کر سکتے ہوں عمل کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے۔

بُجھ رہی ہیں بتّیوں پر بتّیاں چاروں طرف
آگیا ہے تُو دیا لے کر ہوا کے سامنے
اعتمادِ زیست کی موجودگی کے باوجود
"چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے"

ابوالاقبال

○

کسی کو اپنی ہستی کا اگر عرفان ہو جائے
یقیناً آپ اپنے آپ پر قربان ہو جائے

اگر خُود زندگی شرمندگی کا پیش خیمہ ہو
تو یارب اس سے پہلے موت کا سامان ہو جائے

گناہوں کو بہا دے جو خس و خاشاک کی صُورت
مِرے اشکوں سے برپا کاش وہ طوفان ہو جائے

خدا وہ دن بھی دکھلائے غلامانِ محمدؐ کو
کوئی رومیؓ، کوئی بوذرؓ، کوئی سلمانؓ ہو جائے

بشر بے شک فرشتوں سے بھی افضل ہی سہی لیکن
یہ ممکن ہے کہ وہ خُود فطرتاً شیطان ہو جائے

کسی کو ہے اگر خواہش ہمیشہ زندہ رہنے کی
تو آئے اور آکر آپؐ پر قربان ہو جائے

جسے اِک بار مل جائے تمہارے در کی دربانی
فقیرِ بے نوا بھی ہو تو وہ سُلطان ہو جائے

اگر اس کو نظر آئیں کبھی، اس شوخ کی آنکھیں
تو ان پر میکدہ کا میکدہ قربان ہو جائے

اگر **محمود** کربِ آگہی سے جاں چھڑانی ہو
تو خود ہی احتیاطاً آدمی نادان ہو جائے

ڈاکٹر محمود الحسن

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال- مربی سلسلہ

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب

وہ لوگ اور افراد جو خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندے کے ساتھ اپنا روحانی تعلق قائم کرتے اور اپنے آپ کو اس کے ساتھ کلیتہً وابستہ کر لیتے ہیں وہ نیک متقی اور بہت مقدس وجود بن جاتے ہیں۔ کیونکہ پاک بندے کی قوتِ قدسیہ ان میں سرایت کر جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پاک اور مقدس وجودوں سے جو اولاد جنم لیتی ہے وہ بھی اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کے نام کو نیکیوں اور خدمت خلق کی وجہ سے زندۂ جاوید بنا دیتی ہے۔ وہ پاک وجود جنہوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ سے اپنے آپ کو وابستہ کیا اور بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں ایک حضرت میر ناصر نواب صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ (ان کا شجرہ نسب پانچویں پشت پر دہلی کے مشہور بزرگ حضرت خواجہ میر درد صاحب سے ملتا ہے) پھر ان سے وہ سعادت مند اولاد خدا تعالیٰ نے عطا کی جس کی ساری زندگی کا خلاصہ اگر خدمت' خدمت' خدمت کے الفاظ میں بیان کیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔ ذیل کی سطور میں ایک ایسے ہی وجود حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا ذکر کیا جاتا ہے۔

آپ وہ خوش نصیب رفیق تھے جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نسبتی بھائی ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ آپ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ (حضرت اماں جان) کے بھائی تھے۔ عمر میں ۱۶ برس چھوٹے تھے یعنی حضرت اماں جان کی ولادت ۱۸۶۵ء کی ہے اور آپ کی ۱۸۔ جولائی ۱۸۸۱ء کی۔ مقام پیدائش دہلی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت میر ناصر نواب صاحب کو ۱۳ بچے عطا کئے جن میں سے دس فوت ہو گئے اور باقی صرف تین زندہ رہے۔ دو کے ناموں کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تیسرے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب تھے۔ ان تینوں بہن بھائیوں کو آپس میں بے مثال تعلق اور محبت و الفت تھی۔

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے "حیات ناصر" کے نام سے اپنی سوانح عمری لکھی ہے جس میں تحریر فرمایا کہ آپ بارہ تیرہ سال کے تھے کہ والد محترم کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ ماموں نے نقشہ نویسی اور محکمہ نہر کا کام سکھایا۔ چنانچہ آپ محکمہ نہر میں اوورسیئر ہو کر کاہنووان' سٹھیالی' تتلہ بسلسلہ ملازمت مقیم رہے۔

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ۱۹۰۰ء میں ایف ایس سی کے امتحان میں فسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ پھر حضرت بانی سلسلہ اور اہل خانہ کے مشورہ سے میڈیکل کالج لاہور میں داخلہ لیا۔ داخلہ کے وقت آپ کے والد صاحب نے فرمایا کہ اس تعلیم کا خرچ میری مقدرت سے باہر ہے۔ لہٰذا آپ کے دل میں اضطراب پیدا ہوا تو ایک دن آپ کو آپ کی عظیم بہن حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی طرف سے خط ملا جس کا مضمون یہ تھا۔

"تم اپنی ڈاکٹری کی تعلیم کے لئے تردد نہ کرو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) جو خرچ مزید درکار ہو گا وہ میں پورا کروں گی اور یہ مت خیال کرو کہ حضرت صاحب سے لے کر دوں گی بلکہ جو میرا ذاتی خرچ ہے اس سے دیا کروں گی"۔

(دو بھائی از مولانا غلام باری سیف صاحب صفحہ ۱۶)

آپ میڈیکل کے آخری سال کے امتحان میں پنجاب بھر میں اول آئے۔ کچھ عرصہ دہلی میں متعین ہوئے۔ پھر ۱۹۰۷ء میں میو ہسپتال لاہور کے علاوہ پانی پت' گوجرہ' چکوال ضلع ڈیرہ غازی خان' سرحد ضلع حصار' لائل پور' فاضلکا ضلع فیروز پور' گورداسپور اور شملہ میں آپ متعین رہے۔ آنکھوں کے آپریشن میں آپ کو کمال مہارت حاصل تھی۔ آپ نے ۱۹۲۸ء تک اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر کام کیا اور سول سرجن لگ کر ۱۹۳۶ء میں ریٹائر ہوئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آخری سال کے امتحان کا نتیجہ نکلنے سے پہلے ہی حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو خبر دے دی تھی۔ "اسسٹنٹ سرجن"

(بدر ۲۰ جولائی ۱۹۰۵ء بحوالہ دو بھائی صفحہ ۱۹)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے وصال پر آپ نے جو خط اپنی ہمشیرہ حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ کو لکھا۔ اس سے آپ کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق اور حضرت بانی سلسلہ سے محبت و عشق کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ اس وقت ڈیرہ غازیخان میں مقیم تھے اور دریائے سندھ میں طغیانی کے باعث قادیان نہ پہنچ سکے تھے۔ خط کا کچھ حصہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔

مکرمہ و مخدومہ جنابہ ہمشیرہ صاحبہ سلامت باشد----

"حضرت صاحب کے وصال کی خبر وحشت اثر معلوم ہو کر جو صدمہ ہوا اس کے بیان کی ضرورت نہیں۔ پر ساتھ ہی میرا تو یہ حال ہے کہ میں لکھتا جاتا ہوں اور اعتبار نہیں آتا کہ یہ واقعہ سچ ہے۔ دل کو یقین نہیں آتا یا یہ کہو کہ دل یقین کرنا نہیں چاہتا مگر جو امر ہونا تھا اور خدا تعالیٰ کے ہاں سے مقدر تھا وہ ہوا۔ اس میں کسی انسان اور فرشتے کا دخل نہیں۔ آج تک نہ کوئی انسان موت سے بچا نہ بچے گا----- موت کا وارد ہونا اس شخص کے لئے تو موجب فکر و تشویش ہو سکتا ہے جسے اگلے جہان میں اپنے اعمال کا فکر ہو۔ مگر جو شخص معصوم خدا کی درگاہ میں واپس جاتا ہے نہیں بلکہ اس کا عزیز مہمان اور پیارا دوست بن کر جاتا ہے تو اس کے انتقال پر ہم کو رشک کرنا چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ جس طرح یہ مرنے والا تیرا مقرب اور پسندیدہ درگاہ تھا اسی طرح تو ہم کو بھی توفیق دے کہ تیرے فضل سے ہم بھی جب مریں تو نیک اور پیارے بندے ہو کر مریں۔"

(دو بھائی صفحہ ۴۰-۴۱)

حضرت ام متین صاحبہ حضرت میر صاحب کی بے لوث خدمتِ خلق کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ ابا جان فرمایا کرتے تھے۔

"مجھے فیس لینے میں سخت حجاب تھا۔ میں اس غرض کے لئے ہاتھ نہ بڑھا سکتا تھا اس زمانہ میں چاندی کے روپے ہوتے تھے۔ مریض میری جیب میں فیس ڈال دیتے۔ بعض دفعہ گھر آ کر جب فیس نکالی جاتی تو ان میں سے اکثر کھوٹے سکے ہوتے تھے" اسی ضمن میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری فرماتے ہیں کہ آپ نے مجھے فرمایا۔

قاضی صاحب! اگر کسی غریب احمدی یا غیر احمدی مریض کو علاج کی ضرورت ہو تو آپ مجھے بتلا دیا کریں میں اس کے گھر جا کر بلا فیس علاج کیا کرونگا۔

(الفضل ۲۵۔ جولائی ۱۹۴۷ء)

گویا آپ بیماروں اور مریضوں کا ہر طرح خیال رکھتے تھے۔ آپ ایک ماہر سرجن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔ اپنے علاج میں مہارت ہونے کے باوجود کبھی لالچ نہیں کی۔ کسی نے فیس دے دی تو لے لی نہ دی تو مانگی نہیں۔ آپ کو جب محسوس ہوتا کہ یہ مریض فیس نہیں دے سکتا تو نہ صرف علاج کرتے بلکہ گھر سے کھانا تک اس کے لئے بھجوا دیتے۔

۱۵۔ جون ۱۸۹۱ء کو آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت کرنے کی سعادت پائی۔ ان کا نام ۳۱۳ رفقاء کبار میں نمبر ۷۰ پر درج ہے۔ انہیں حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ دلی عقیدت و احترام اور محبت کا تعلق تھا۔ اور حضرت صاحب کو بھی آپ سے بہت تعلق محبت تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کے لئے حضرت بانی سلسلہ کا "منظور نظر" کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔

جنوری ۱۹۰۶ء میں جب صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ کو مجلس معتمدین کا ممبر نامزد فرمایا۔ ۱۹۲۴ء میں جب حضرت امام جماعت الثانی انگلستان کے سفر پر تشریف لے گئے تو آپ کو ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ تو اس موقع پر ۱۱۔ جولائی کے خطبہ جمعہ میں آپ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

"ان کے دل میں حضرت بانی سلسلہ کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ایسی ٹھوکر سے جو دوسروں کو لگ جاتی ہے یا لگ سکتی ہے خدا نے ان کو محفوظ کیا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس تعلق کی وجہ سے جو برکات ان پر نازل ہوتی ہیں ان کے باعث جماعت کے لئے بہت مفید ہوں گے"۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۶)

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو حضرت میر صاحب پر مکمل اعتبار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت کے معاملات کے لئے جب کوئی کمیشن مقرر فرمایا تو اس کے یا تو میر صاحب ممبر ہوتے یا صدر۔

مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف فرماتے ہیں:-

"راقم الحروف کو بھی یاد ہے کہ ۱۹۳۴ء یا ۱۹۳۵ء کے قریب حضرت امام جماعت الثانی نے مدرسہ احمدیہ کے لئے ایک کمیشن مقرر فرمایا۔ کمیشن نے کلاسوں میں جا کر طلباء سے بعض سوالات بھی کئے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ حضرت میر صاحب نے ایک طالب علم سے نماز جنازہ کی دعا سنانے کے لئے فرمایا تھا۔"

(دو بھائی صفحہ ۳۴)

حضرت میر صاحب کے دل میں حضرت بانی سلسلہ کے متعلق جو محبت اور عاشقانہ تعلق پایا جاتا تھا کے ضمن میں حضرت ام متین صاحبہ حضرت میر صاحب کی شادی کا واقعہ ان الفاظ میں بیان فرماتی ہیں۔

"بچپن میں ابا جان کی نسبت آپ کی پھوپھی زاد سے کر دی گئی جیسا کہ پرانے وقتوں میں رواج تھا۔ جب ابا جان کی تعلیم مکمل ہوئی تو آپ کو اس شادی کے لئے کہا گیا لیکن ابا جان مانتے نہ تھے اور عذر صرف یہی تھا کہ دینی طور پر ان کی تربیت اس ماحول میں نہیں ہوئی۔ حضرت اماں جان نے ابا جان کو بہت کہا لیکن آپ مانتے نہ تھے اس لئے بھی کہ حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا رشتہ پہلے ہو گیا تھا آخر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے اس امر کا تذکرہ ہوا کہ ہم گھر والوں کی خواہش ہے لیکن میر صاحب نہیں مانتے۔ حضرت صاحب نے فرمایا لاؤ مجھے کاغذ قلم دو۔ اور آپ نے میر صاحب کے نام کچھ لکھا اور میر صاحب نے ہتھیار ڈال دیئے۔"

(دو بھائی صفحہ ۳۳)

حضرت میر صاحب کو نہ صرف حضرت بانی سلسلہ کے متعلق دلی عقیدت و احترام تھا بلکہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

حضرت شیخ بشیر احمد صاحب سیرالیون کے یوم آزادی کی تقریبات میں شرکت کے بعد نائیجیریا تشریف لائے تو ہمیں دو چار روز تک آپ کی معیت میں وقت گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران آپ نے مقامی بادشاہ سے بھی ملاقات کی۔ ایک پریس کانفرنس بھی منعقد کی اور لیگوس کی جماعت سے بھی خطاب فرمایا۔ جس تصویر کو دیکھ کر میں یہ گزارشات پیش کر رہا ہوں وہ لیگوس کی بیت الاحمدیہ میں حضرت شیخ صاحب کو تقریر کرتے ہوئے دکھاتی ہے۔ اگرچہ حاضرین تو اس تصویر میں موجود نہیں ہیں لیکن یہ تقریب جو مکرم صدر صاحب احمدیہ جماعت نائیجیریا ایس او بکری کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اس میں میز پر صدر صاحب کے علاوہ خاکسار حضرت شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم مولانا مبارک احمد صاحب موجود ہیں حضرت شیخ صاحب نے بڑے ٹیپ ریکارڈر کا مائک ہاتھ میں لیا ہوا ہے اور تقریر کر رہے ہیں میں نے جب مرزا لطف الرحمان صاحب کی معیت میں یہ ٹیپ ریکارڈر خریدا تھا تو مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ یہ ریکارڈ کرنے کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کا بھی کام دیتا ہے۔ چنانچہ جب مجھے اس بات کا پتہ چلا تو میں نے اپنے اوپن ایئر لیکچرز میں اس بات سے خاصا فائدہ اٹھایا یہاں بھی محترم شیخ صاحب اسے بطور لاؤڈ سپیکر استعمال فرما رہے ہیں۔ محترم شیخ صاحب نے جماعت کے احباب کو جماعت کی عالمگیر حیثیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر ملک کی جماعت ساری جماعت کا ایک حصہ ہے اور جب تک تمام حصے ایک دوسرے متوقع تعاون کرتے ہوئے کام نہ کریں کوئی مشین یا کوئی تنظیم چل نہیں سکتی۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی کہ چونکہ ہم میں سے ہر شخص کا اور ہر جماعت کا یہ مطمح نظر ہونا چاہئے کہ ہم آگے سے آگے نکلیں اس لئے ضروری ہے کہ ہم اس بات سے آگاہی حاصل کرتے رہیں کہ اس عالمگیر جماعت کے دوسرے حصے کیا کر رہے ہیں اور کس کس طرح اپنے فریضے کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

اسی سلسلے میں حضرت شیخ صاحب نے جماعت کی توجہ اس طرف بھی مبذول فرمائی کہ جب تک خاصی تعداد میں کارکن موجود نہ ہوں اس وقت تک کام کو آگے بڑھانا مشکل ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک لحاظ سے تو ہر احمدی سلسلے کا کارکن ہے اور جب بھی نظام کی طرف سے اسے آواز پڑے اسے فوری طور پر اپنی خدمات پیش کر دینی چاہئیں۔ لیکن چند لوگ تو بہر حال ایسے ہونے چاہئیں جو اپنے آپ کو ہمہ وقت سلسلہ کے لئے مستعد رکھیں۔ آخر ایک امیر اور دو چار اس کے ساتھ مربی سارے ملک کی اور وہ بھی نائیجیریا جیسے بڑے ملک کی ضروریات کیسے پوری کر سکتے ہیں۔ سب سے بڑی ضرورت جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں تربیت اور دعوت الی اللہ ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ دعوت الی اللہ کی بنیاد بھی تربیت پر ہی ہے اگر ہم خود تربیت یافتہ نہ ہوں تو ہم دعوت الی اللہ کا کام نہ خوش اسلوبی سے کر سکتے ہیں نہ اس کے متوقع نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں پس آپ نے فرمایا کہ امیر اور مربیوں کے دست و بازو بن جانے کے لئے آپ دوستوں کو تیار رہنا چاہئے اور سلسلہ کے کام کے لئے جان' مال' اور عزت اور اس کے ساتھ ہی وقت ہمہ وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہنے ہی کا نام ایمان وفا اور خلوص ہے۔ دنیا بھر کی جماعتوں کو اس بات کی ضرورت ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ اپنے تمام اراکین کو کمر ہمت باندھ لینے پر آمادہ کریں۔ اور اس بات پر مستعد کر دیں کہ جب بھی ضرورت پیش آئے وہ آگے بڑھ کر سلسلہ کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنی عزت اور اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ لیگوس کی جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ شہر آپ کا مقامی مرکز ہے آپ کا صدر دفتر یہاں ہے سارے ملک کے سارے کام یہاں سے ایک سکیم کے ماتحت کئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہاں کی ضروریات دوسرے مشنوں سے زیادہ اہم ہیں اور ویسے بھی اگر دیکھا جائے تو اس شہر میں زیادہ لکھے پڑھے دوست موجود ہیں جو سلسلے کے کام میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ اپنے دل میں تہیہ کر لیں کہ ہم نے ہر رنگ میں احمدیہ جماعت کی خدمت کرنی ہے اور جہاں بھی ضرورت پڑے گی اور جس وقت بھی ضرورت پڑے گی ہم جانے کے لئے تیار رہیں گے۔ آپ دوستوں کو اپنے صدر دفتر میں بھی وقت دینے کی ضرورت ہے۔ ہماری جماعتیں ایسا سٹاف زیادہ نہیں رکھ سکتیں جنہیں باقاعدہ تنخواہ دی جائے۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ عام طور پر ہمارے جملہ کام وہ لوگ سرانجام دیتے ہیں جنہیں جماعت سے کوئی رقم ادا نہیں کی جاتی وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا وقت بھی دیتے ہیں اور اپنے علم سے بھی جماعت کو فائدہ پہنچاتے ہیں حضرت شیخ صاحب نے اپنی تقریر کے بعد چند ایک سوالوں کے جواب دے کر جماعت کے افراد کو مزید تاکید کے رنگ میں فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب مل کر اس گاڑی کو کھینچیں۔ دو چار افراد دن رات بھی کام کرتے رہیں تو یہ کام نہیں چل سکتا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جماعت کو جس شعبے میں بھی جس قسم کے کارکنوں کی ضرورت ہو وہ اسے ملنے چاہئیں۔ محترم شیخ صاحب کے نائیجیریا میں قیام کے دوران اگرچہ دیگر فوائد بھی حاصل ہوئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی یہ تقریر جو انتہائی جذبے اور خلوص دل کے ساتھ کی گئی تھی بہت مفید ثابت ہوئی۔ کئی نوجوان اور وہ لوگ جو تحصیل علم سے فارغ ہو کر اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے انہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کی خدمات کا تہیہ کر لیا۔ اور جہاں میں حضرت شیخ صاحب کا اس بات کے لئے ممنون ہوں کہ انہوں نے جماعت کو اس بات پر تیار کیا وہاں میں اپنی جماعت کے تمام افراد کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ قابل رشک تعاون کا اظہار کیا میں جماعت کے تعاون کے سلسلے میں کئی باتیں اپنے پہلے مضامین میں پیش کر چکا ہوں۔ یہاں ان کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ ٹیپ ریکارڈر کے متعلق صرف اتنا مزید کہنا چاہتا ہوں کہ اس کی وجہ سے مجھے اوپن ایئر لیکچرز میں زیادہ دلچسپی پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ میں سامعین کے سوال کو پہلے ریکارڈ کرتا تھا۔ اور پھر یہ ریکارڈ سب کو سنایا جاتا تھا۔ اس کے بعد اس کا جواب دیا جاتا تھا۔ اور جواب بھی ریکارڈ کر لیا جاتا تھا۔ اور جواب ختم کرنے کے بعد ایک دفعہ پھر یہ جواب سنا دیا جاتا تھا۔ ایسی باتوں سے سامعین کی دلچسپی بڑھتی تھی۔ اور وہ سوالات کرنے پر بھی پہلے کی نسبت زیادہ آمادہ ہوتے تھے۔ اور اپنے سوالات کے لئے ان میں جذبہ پیدا ہو جاتا تھا۔ اور اوپن ایئر لیکچر کی سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ تھوڑی سی تقریر کے بعد سامعین کو سوال کرنے کا موقعہ دیا جائے اور وہ سوال کریں اول اول یوں بھی ہوتا تھا کہ تقریر کے بعد کہا گیا کہ سوال کریں تو کوئی سوال ہی نہیں کرتا تھا۔ بلکہ کئی دفعہ مجھے کہنا پڑتا تھا کہ اگر آپ نے سوال نہ کیا تو تیار رہیے میں آپ سے سوال کروں گا۔ اور آپ کو اس کا جواب دینا پڑے گا۔ یہ تو ایک ضمنی سی بات تھی اور محض دلچسپی بڑھانے کے لئے۔ کہنا یہ بات مقصود ہے کہ اس ٹیپ ریکارڈر کے بعد جس میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی موجود تھا۔ خاصی آسانی ہو گئی اور سامعین کی دلچسپی بڑھ گئی۔ تصویر جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے لیگوس کی بیت الاحمدیہ میں لی گئی تھی۔

Time's Song

Do not ask, for, none will tell
What says the time's bell
That rings
And goes on ringing
As if a bird is singing
You just enjoy the tune
It is so very opportune
That you have the ear
To hear
The songs of the time
Its rhythmic rhyme
If ever the time stops
If ever its music flops
Then you
Yes you should know
It will be a great blow
Its cost will be a huge cost
The life will be lost
It will change the theme
And death will reign supreme.

وقت کی راگنی

یہ بات مت پوچھو
کیونکہ کوئی شخص اس بات کے بتانے کا اہل نہیں ہے
کہ وقت کی گھنٹی جو بجتی ہے اور بجتی ہی چلی جاتی ہے۔ کیا کہہ رہی ہے
یہ اس طرح بجتی ہے۔
کہ گویا کوئی پرندہ چہچہا رہا ہے
تم صرف اس کی سر تال سے حظ اٹھاؤ
یہ بات بہت مناسب ہے
کہ تمہیں اس کے سننے کے لئے سماعت دی گئی ہے
تم وقت کی راگنیاں سنتے ہو
جن میں وزن بھی ہے اور سر تال بھی
اگر کبھی وقت ٹھہر جائے
اگر کبھی اس کی موسیقی ناکام ہو جائے
تو پھر تم ہاں تم یہ جان لو کہ یہ ایک بہت بڑا نقصان ہو گا
اس کی بہت بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔
زندگی گم ہو جائے گی
یہ اپنا موضوع تبدیل کر لے گی
اور موت حکمران اعلیٰ بن جائے گی

سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے (-) یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ ۳

حضرت امام جماعت الثانی سے بھی بڑی محبت تھی۔ اس ضمن میں حضرت ام متین صاحبہ بیان فرماتی ہیں۔

"۱۹۴۶ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کو گلے کی تکلیف ہو گئی اور اس کے ساتھ بخار آنے لگا اور حضرت صاحب کو وہم ہو گیا کہ آپ کو سل ہو گئی ہے۔ چنانچہ آپ ہر وقت تھرمامیٹر لگا کر ٹیمپریچر دیکھتے رہتے۔ ابا جان روزانہ دیکھنے آیا کرتے تھے۔ کئی دفعہ آپ نے تھرمامیٹر توڑ بھی دیا کہ نہیں لگائیں گے۔ ابا جان چلے جاتے تو حضرت صاحب پھر تھرمامیٹر منگوا لیتے۔ باوجود اس کے کہ حضرت صاحب آپ کے بھانجے بھی تھے اور داماد بھی۔ تاہم ابا جان آپ کا غیر معمولی احترام کرتے تھے"

(دو بھائی صفحہ ۳۵

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت میر صاحب کو حضرت امام جماعت الثانی کی جدائی کس قدر محسوس ہوئی جب آپ کی بیماری لمبی ہونے کے باعث طبی مشورہ کے تحت چند ماہ کے لئے ڈلہوزی تشریف لے گئے تو قادیان والوں کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا:۔

بوئے سوزِ عاشقاں آید ہے
درد آہ قادیان آید ہے
خاکپائے شہر یار دلبراں
درد و چشم سرمہ ساں آید ہے
قادیاں جسم است و محمودش رواں
باز کے در تن رواں آید ہے
شد تہی ازمے خُم بادہ کشاں
تابہ کے پیرِ مغاں آید ہے
یار در کہسار و یاراں در وطن
عید رمضان رائیگاں آید ہے
عیدِ یاراں کے شود در قادیاں
تا نہ ماہِ قادیاں آید ہے

(بخارِ دل صفحہ ۱۲۲

ترجمہ:۔ کہ عاشقوں کی جلن کی خوشبو آ رہی ہے۔ قادیاں کی آہ کا دھواں نکل رہا ہے۔ محبوبوں کے آقا کے پاؤں کی مٹی دونوں آنکھوں میں سرمہ کی طرح محسوس ہوتی ہے۔ قادیاں جسم ہے وار محمود اس جسم کی روح ہے۔ پھر جسم میں روح کب آئے گی؟ مے خواروں کا خُم مے سے خالی ہو گیا۔ پیر مغاں کب آئے گا۔ محبوب کہسار میں ہے اور دوست وطن میں ہیں۔ رمضان کی عید رائیگاں ہی جا رہی ہے۔ قادیاں میں دوستوں کی عید کیسے ہو سکتی ہے جب تک قادیاں کا چاند نہ آئے۔

(دو بھائی صفحہ ۳۶

حضرت میر صاحب جہاں انفرادی لحاظ سے مخلوق خدا کی خدمت کرتے تھے وہاں آپ نے اپنی ذاتی جائیداد یعنی مکانات وغیرہ سلسلہ کے لئے وقف کر کے جماعتی خدمت سر انجام دی۔ آپ نے ریتی چھلہ کے قریب دار العلوم میں اپنا مکان بنایا۔ ریٹائر ہونے کے بعد اس میں قیام کیا۔ قبل ازیں اس مکان میں آپ کے چھوٹے بھائی حضرت میر محمد اسحاق صاحب رہتے تھے۔ اندرون شہر ایک اور مکان جس کا نام "کنج عافیت" تھا۔ وہ سلسلہ کو دے دیا۔ پہلے اس میں الفضل کا دفتر تھا پھر اس میں ہسپتال بنایا گیا۔

حضرت ام متین صاحبہ فرماتی ہیں۔ آپ کو ارشاد ہوا کہ عزیز ترین چیز راہ خدا میں وقف کر دو۔ اس پر پہلے آپ نے کچھ مال راہ خدا میں دیا پھر ایک بکرا قربانی دیا اور اس کے بعد یہ مکان وقف کر دیا۔

(دو بھائی صفحہ ۲۴

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کو اپنے چھوٹے عظیم بھائی حضرت میر محمد اسحاق صاحب سے بے حد پیار تھا اس ضمن میں حضرت ام متین صاحبہ فرماتی ہیں۔

"حضرت میر محمد اسحاق صاحب آپ سے چھوٹے تھے ابا جان کو ان سے بہت پیار تھا۔ میں نے خود دیکھا۔ چچا ابا بیمار ہوتے تو ابا جان ان کے پاؤں سہلا رہے ہیں۔ آخری بیماری میں ابا جان میر صاحب کے کمرے میں جاتے اور سخت بے چین ہو کر باہر آتے۔ دعائیں کرتے اور فرماتے ڈاکٹر اب ان کو کیوں ٹیکے پر ٹیکہ لگا رہے ہیں یہ ٹیکے میرے دل پر لگتے ہیں۔ وفات پر ایک مضمون لکھا جس میں فرمایا "وہ آفتاب علم و حکمت اور مجموعہ محاسنِ اخلاق ---- ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے غروب ہو گیا"

(الفضل یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء)

حضرت میر صاحب کو لکھنے کا بڑا ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی تحریر کی یہ خوبی تھی کہ مختصر سے الفاظ میں معانی کا بحرِ بے کراں موجیں مار رہا ہے۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شمائل کے بارے میں لکھا۔

"آپ مردانہ حسن کے اعلیٰ نمونہ تھے مگر یہ فقرہ نامکمل رہے گا اگر اس کے ساتھ دوسرا یہ نہ ہو کہ۔ "یہ حسن انسانی ایک روحانی چمک دمک اور انوار اپنے ساتھ لئے ہوئے تھا"۔

(حیاتِ طیبہ صفحہ ۴۳۰ بحوالہ دو بھائی صفحہ ۳۹)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب نے بے شمار مضامین کے علاوہ متعدد تصانیف فرمائیں مثلاً تاریخ بیت فضل لنڈن' کر نہ کر' مقطعات قرآنی' اربعین اطفال' تحفہ احمدیت' جامع الافکار' بخارِ دل حصہ اول و دوم' آپ بیتی' حفاظتِ ریش' مذہب کی ضرورت' دکھ سکھ۔

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۴)

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت میر صاحب کو ان کی وفات کے وقت کے متعلق بتا دیا تھا۔ حضرت مرزا عزیز احمد صاحب مروی ہیں کہ وفات سے کچھ عرصہ پہلے میر صاحب نے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو بتلایا کہ میری وفات چھیاسٹھ سال کی عمر میں ماہ جولائی میں جمعہ کے دن ہو گی اور یہ بات میں ایک خواب کی بناء پر کہتا ہوں۔

(الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۴۷ء)

پہلے اپریل ۱۹۴۷ء میں دمہ کا شدید دورہ ہوا۔ پھر وسط جون میں بیماری نازک صورت اختیار کر گئی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے دعا کے لئے خطبہ جمعہ میں تحریک کی۔ ۶-۷ جولائی کو آپ پر نمونیہ کا حملہ ہوا۔ ہر ممکن علاج کیا گیا۔ خدا کی تقدیر غالب آئی اور ۱۸ جولائی بروز جمعہ سات بج کر چالیس منٹ پر خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ اگلے روز حضرت صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ۶، ۷ ہزار احباب شامل ہوئے۔ آپ نے ہی قبر پر مٹی ڈالی اور آخری دعا کروائی۔

(دو بھائی صفحہ ۷۰

مزار مبارک کا کتبہ حضرت امام جماعت الثانی نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا اس کا کچھ حصہ ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ یہ تحریر آپ کے اخلاقِ حسنہ کو اجاگر کرتی ہے۔

"میر محمد اسماعیل صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ سے پہلے پیدا ہوئے۔ حضرت اماں جان سے سولہ سال چھوٹے تھے۔ حضرت اماں جان کی پیدائش کے بعد پانچ بچے تولد ہوئے جو سب کے سب چھوٹی عمر میں ہی فوت ہو گئے۔ ان کی وفات کے بعد میر محمد اسماعیل صاحب پیدا ہوئے اور زندہ رہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے جب پنشن لے کر قادیان میں رہائش اختیار کی تو بوجہ اس لئے کہ قادیان میں کوئی سکول نہیں تھا انہوں نے ان کو لاہور پڑھنے کے لئے بھجوا دیا اور ساری تعلیم انہوں نے لاہور میں حاصل کی۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ان کو بہت محبت تھی اور ان کے تمام کاموں میں دلچسپی لیتے تھے اسی طرح حضرت میر صاحب کا بھی آپ کے ساتھ عاشقانہ تعلق تھا۔"

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۷۰۴)

آپ کی وفات المناک پر حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ حضرت مولانا ابو البرکات غلام رسول صاحب راجیکی' حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری' حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب' حضرت مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری اور جناب شیخ روشن دین تنویر صاحب نے آپ کے فضائل و مناقب پر نثر اور نظم میں خراج تحسین پیش کیا۔

آپ نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی پھوپھی زاد تھی ان سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شادی حضرت مرزا محمد شفیع صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کی صاحبزادی سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے تین لڑکے سید محمد احمد' سید سید احمد ناصر اور سید امین احمد اور سات لڑکیاں عطا فرمائیں۔ سب سے بڑی صاحبزادی حضرت ام متین صاحبہ ہیں جو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے عقد میں آئیں۔

(دو بھائی صفحہ ۷۹

مکرم و محترم مولانا غلام باری صاحب سیف استاذ الجامعہ آپ کی عادات مبارکہ اور حلیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"آپ کا قد درمیانہ' رنگ گندمی سفید' وجیہہ قمری چہرہ' کشادہ پیشانی' گھنی داڑھی' اعضاء بھاری جسم بھر بھرا' باوقار چال' بات نرمی سے کرتے مگر ترازو میں تول کر' تقریر کی بجائے تحریر کو اپنایا۔ آپ کی مجالس میں دینی اور علمی گفتگو ہوتی۔ طبیعت میں زہد تھا۔ دنیا کی زخرفات انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکیں۔ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی اس دنیا کے نہ تھے گویا زندگی اس شعر کی مصداق تھی۔

درجہاں و باز بیروں از جہاں
بس ہمیں آمد نشان کاملاں

کاملوں کی نشانی یہی ہے کہ وہ دنیا میں رہتے ہوئے بھی دنیا میں نہیں ہوتے۔"

(دو بھائی صفحہ ۷۸

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت میر صاحب کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور احباب کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی کماحقہ توفیق بخشے۔ آمین

آپ کا خط ملا

○ محترم مہتہ عبد الخالق صاحب تحریر کرتے ہیں۔

الفضل ۹۴-۹-۸ میں آپ کا دلچسپ مضمون "میری فوٹوگرافی" شوق سے پڑھا۔ جن مہتہ صاحب کا آپ نے ذکر فرمایا ہے وہ خاکسار کے بڑے بھائی مہتہ عبد الرزاق صاحب ہیں جو کہ آج بھی کراچی میں مقیم ہیں۔

والد صاحب حضرت بھائی جی عبد الرحمان صاحب قادیان سے متعلق بھی آپ کے وقتاً فوقتاً" مضامین دیکھنے میں آتے ہیں جو کہ آپ کی لمبی اور صحت والی عمر کے لئے مزید دعا کے لئے ممد ثابت ہوتے ہیں۔

دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت والی لمبی اور مفید عمر عطا فرمائے۔

○ مکرم منیر احمد قریشی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور سے لکھتے ہیں آپ کا مضمون "میری صحافت" ایک دفعہ نہیں کئی دفعہ پڑھا۔ اس لئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

امریکی انٹیلی جنس رپورٹ/صدام مستحکم ہے

عراق کی اقتصادیات مشکلات کا شکار ہے۔ اس کی کرنسی کی قیمت گر چکی ہے۔ اس کی فوج کو سپیئر پارٹس اور تازہ اسلحہ کی شدید ضرورت ہے۔ اس کے غریب عوام کو اکثر مناسب خوراک بھی نہیں ملتی۔ اس کے بڑے بڑے لوگ معیار زندگی مسلسل گرنے پر پریشان ہیں۔

لیکن امریکی انٹیلی جنس افسران کا کہنا ہے کہ ان سب باتوں کے باوجود ملک کے ناراض مگر ناقابل یقین صدر صدام حسین کی عوام اور اپنے ملک پر گرفت بے حد مضبوط ہے۔ امریکہ کی کئی کوششیں جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر اس لئے کی گئیں کہ صدر صدام کو ان کے عہدے سے الگ کیا جاسکے ناکام رہی ہیں۔

امریکی افسران کا کہنا ہے یہ وہ صورت حال ہے جس کے پیش نظر امریکی صدر کلنٹن کی انتظامیہ یہ چاہتی ہے کہ اقوام متحدہ کویت کو لاحق فوجی خطرات کے ازالے کا کوئی مستقل بندوبست کرے۔ اور قبل اس سے کہ کویت میں حال ہی میں تعینات کئے جانے والے امریکی فوجی واپس آجائیں آئندہ سے ایسے خطرات کا ازالہ کیا جائے۔

یہ دیکھتے ہوئے کہ صدام کو جھکایا نہیں جاسکا اور اقتدار سے ان کی برطرفی بھی ممکن نہیں حالانکہ چار سال سے اقوام متحدہ کی طرف سے عراق پر اقتصادی پابندیاں عائد ہیں۔ امریکہ یہ چاہتا ہے کہ عراق کی افواج پر ایسی پابندیاں عائد کردی جائیں جو ان پابندیوں سے کہیں زیادہ ہوں جن کے بارے میں ١٩٩١ء کی خلیجی جنگ کے اختتام پر سوچا گیا تھا۔ مقصد یہ ہے کہ کسی طرح کویت کو مکمل طور پر محفوظ کر دیا جائے۔ امریکہ نے اس مقصد کو سامنے رکھ کر یہ تجویز پیش کی ہے کہ اقوام متحدہ صدام کو ان علاقوں میں اپنی فوجیں حرکت میں لانے سے منع کردے جن سے کویت کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوسکتا ہے۔

لیکن امریکی انتظامیہ یہ پیشگوئی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے کہ ان اقدامات سے صدام کو اقتدار سے محروم کیا جاسکتا ہے۔ امریکہ نے یہ تجویز کیا ہے کہ عراق کی فوجوں کو کویت کے شمال میں بعض علاقے قائم کرکے وہاں تک آنے سے منع کر دیا جائے۔ لیکن ایسے اقدامات سے عراقی صدر کو ان کے اپنے ملک میں کوئی نقصان پہنچانا ممکن نہیں ہوگا۔ ایک امریکی سینئر عہدیدار نے کہا کہ ان باتوں سے صدام کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکتا۔

امریکی عہدیداروں کو خطرہ ہے کہ عراق کوئی ایسی مزید حرکت کر سکتا ہے جس سے وہ پابندیوں سے نکلنے کا کوئی راستہ بنائے۔ اگرچہ ان کو ایسی کسی کوشش کے بارے میں کوئی قطعی علامت نظر نہیں آتی۔

صدام کی غیر معمولی قوت خود اعتمادی کا مظاہرہ اس سال کے شروع میں ہوا۔ عراق کی اپوزیشن نے عراق کے بڑے بڑے افسران کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات شائع کئے۔ صدر صدام نے اس الزام کا فوری توڑ یہ نکالا کہ انہوں نے ٹی وی پر ایک لائیو پروگرام نشر کروایا جس میں وہ سب افسران جن کے ساتھ 'انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کئے گئے تھے' کو ٹیلی ویژن پر بلایا گیا۔ انہوں نے اپنے جرائم کا اقرار کیا اور بتایا کہ کس طرح سے وہ اب بھی صدر صدام کی خدمت میں مصروف ہیں۔

امریکی سی آئی اے کے ایک افسر نے کہا ہے کہ یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ اقوام متحدہ کی طرف سے عائد شدہ اقتصادی پابندیوں نے عراق کی معیشت کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ لیکن اس نے صدر صدام کی طاقت میں بہرحال کوئی کمی کرنے میں کامیابی حاصل نہیں کی۔

متعدد امریکی افسران کا کہنا ہے کہ اس تمام تر دباؤ کے باوجود صدام نے اپنے نائب وزیر اعظم طارق عزیز کی کوششوں پر اعتماد نہیں کیا جو وہ دنیا بھر کے دورے کرکے عراق پر سے پابندیاں ہٹوانے کے لئے کر رہے ہیں۔ اور مسٹر طارق عزیز کے معتدل رویہ سے ہٹ کر سخت اور جارحانہ انداز اپنایا ہے۔

امریکہ کے ساتھ زیادہ اشتعال انگیز رویہ اختیار کرکے صدام نے اپنے ملک میں قوم پرستی کے جذبات کو ہوا دی ہے اور اس طرح سے اپنے عوام کی توجہ اقوام متحدہ کی اقتصادی پابندیوں سے ہٹانے کی کوشش کی ہے۔ امریکی عہدیدار کا کہنا ہے کہ عراق اپنے اوپر سے پابندیاں ہٹانے کے لئے ابھی اور زیادہ سخت اقدامات بھی کرسکتا ہے۔

☆ O ☆

صدر کلنٹن کو بوسنیا کے بارے میں پالیسی پر جمے رہنے کا مشورہ

امریکی کانگرس کے ۵۰ سینیٹروں نے امریکی صدر مسٹر کلنٹن کو وارننگ دی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک قرارداد کے ذریعے بوسنیا ہرزی گووینا پر سے ہتھیاروں کی فراہمی کی پابندی ختم کرانے کی جو کوششیں کر رہے ہیں اس میں تاخیر ہوتی جارہی ہے۔

صدر کلنٹن نے اگست میں کانگرس سے کہا تھا کہ اگر بوسنین سربوں نے ١۵- اکتوبر تک امن منصوبے پر رضامندی ظاہر نہ کی تو وہ اقوام متحدہ کی ایک قرارداد منظور کروا کر بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی فراہمی کی پابندی ختم کروادیں گے۔

۵٠ سینیٹروں نے صدر امریکہ کو کہا کہ اگر انہوں نے اپنے وعدے کو پورا کرنے میں تاخیر کی تو ان کا شمار بھی ان ملکوں میں ہوگا جو سربوں کو خوش رکھنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ سینیٹروں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صدر امریکہ اپنے پروگرام پر آگے بڑھیں۔ اور بوسنیا کی حمایت میں دنیا کی قیادت کریں۔ اور بوسنیا ہرزی گووینا کے بنیادی حق یعنی اپنے دفاع کے حق کو مستحکم کرنے کی کوشش کریں۔

امریکی عہدیداروں نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ امریکہ اب اپنے موقف سے انحراف کر رہا ہے جس کے تحت وہ سربوں کو امن معاہدہ قبول کرنے پر دباؤ ڈالے گا۔

وزارت خارجہ کی خاتون ترجمان نے کہا کہ اب بھی صدر کلنٹن اپنے اس عہد پر قائم ہیں جو انہوں نے کانگرس سے کیا تھا۔ خاتون ترجمان نے کہا کہ ١۵- اکتوبر کی ڈیڈ لائن گزرنے کے بعد امریکہ سلامتی کونسل کے اراکین سے بات چیت شروع کرے گا تاکہ آئندہ چند ہفتوں میں سلامتی کونسل سے اپنی مرضی کی قرارداد پاس کروائی جاسکے۔

صدر کلنٹن کا خیال ہے کہ اس قرارداد پر عمل درآمد آئندہ موسم بہار تک ملتوی کیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ بوسنیا کی حکومت کی بھی یہی خواہش ہے۔ بوسنیا کی مسلمان حکومت نے کہا ہے کہ اگر ہتھیاروں کی پابندی اٹھانے کا قطعی اعلان کردیا جائے تو وہ اس پر عمل درآمد کے لئے چھ ماہ تک کے عرصے کا انتظار کرسکتے ہیں۔

امریکی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ سلامتی کونسل کا ایسی کسی قرارداد پر متفق ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ برطانیہ فرانس اور روس اور اس کے مخالف ہیں۔ یہ تمام طاقتیں ویٹو پاور رکھتی ہیں۔ تاہم امریکی حکومت کا کہنا ہے کہ وہ اپنی بات پر اس کے باوجود اصرار جاری رکھیں گے۔

امریکی کانگرس اور ایوان نمائندگان دونوں نے بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی پابندی اٹھائے جانے کے حق میں قراردادیں منظور کر رکھی ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ اگر دیگر اقوام اس پابندی کو ہٹائے جانے کے حق میں نہیں ہوں گی تو امریکہ یکطرفہ طور پر یہ پابندی ہٹا کر بوسنیا کو اسلحہ فراہم کردے۔

☆ OOO ☆

بقیہ صفحہ ۵

کہ مجھے شبلی صاحب کی زندگی کے آخری حصے میں ان کی خدمت کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ سروسز ہسپتال میں داخل تھے ان پر نیم بیہوشی طاری رہتی تھی۔ جب انہیں ہوش آتا تو کہتے اگر میں اس حملے سے بچ گیا تو ایک بہت بڑا کام انجام دوں گا۔ غالباً وہ اسلامی تاریخ کا ایک گمشدہ حصہ رقم کر رہے تھے۔

رسالہ المبشر میں آپ کے مضامین کا میں عینی شاہد ہوں۔ اس وقت کوئی شخص آپ کے بارے میں یہ خیال ہرگز نہیں کر سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کسی وقت اس قدر عزت سے سرفراز کرے گا۔

آپ دعوت الی اللہ کے چیمپئن تو تھے ہی۔ مگر کسی وقت آپ آسمان صحافت کے ایک درخشندہ ستارے بنکر دنیا میں اپنی دھاک بٹھا دیں گے۔ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی ذہنی اور قلبی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرتا چلا جائے۔

تکبر کی مختلف قسمیں ہیں جو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں

بعض وقت تکبر علم سے بھی پیدا ہوتا ہے۔ ایک شخص غلط بولتا ہے تو یہ جھٹ اس کا عیب پکڑتا ہے اور شور مچاتا ہے کہ اس کو تو ایک لفظ بھی صحیح بولنا نہیں آتا۔ غرض مختلف قسمیں تکبر کی ہوتی ہیں اور یہ سب کی سب انسان کو نیکیوں سے محروم کردیتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچانے سے روک دیتی ہیں۔ ان سب سے بچنا چاہئے۔ مگر ان سب سے بچنا ایک موت کو چاہتا ہے۔ جب تک انسان اس موت کو قبول نہیں کرتا خدا تعالیٰ کی برکت اس پر نازل نہیں ہو سکتی۔ اور نہ خدا تعالیٰ اس کا متکفل ہو سکتا ہے۔

تکبر اور شرارت بری بات ہے۔ ایک ذرا سی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا۔ وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے بارش نہ ہوئی تھی تو ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اس کے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے۔ یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی۔ یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ اس پر خدا تعالیٰ نے اس کا سارا ولی پن چھین لیا۔ آخر وہ بہت ساغمگین ہوا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم قریشی عطاء الرحمان صاحب ابن قریشی محمد عثمان صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) آف کوئٹہ اس وقت کراچی کے لیاقت نیشنل ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

○ عزیز عامر شہزاد ابن منیر احمد صاحب جاوید آف لاہور کی کمر کا آپریشن مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۹۴ء کو شیخ زید ہسپتال لاہور میں ہو رہا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ عزیز حفظ کلاس ربوہ میں داخل ہے۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۳۔ اکتوبر ۹۴ء کو مکرم مشہود احمد طاہر دارالرحمت وسطی ربوہ کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے بچی کا نام "عافیہ مشہود" عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم مولانا محمد احمد صاحب نعیم کی پوتی اور مکرم حکیم عبدالرشید صاحب ارشد (سابق مربی انڈونیشیا) کی نواسی ہے۔ بچی تحریک وقف نو میں بھی شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

اعلان دارالقضاء

○ مکرم عزیز اللہ صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب)

ورثاء مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سابق مربی انگلستان ہالینڈ و انڈونیشیا نے درخواست دی ہے کہ موصوف کی امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ و امانت تحریک جدید میں جو رقوم جمع ہیں وہ موصوف کی اہلیہ محترمہ کو ادا کر دی جائیں۔

مکرم افسر صاحب صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ کے مطابق ان کے پاس موجود امانت میں اس وقت کوئی رقم نہ ہے جبکہ امانت تحریک جدید میں ۶۷/۴۶۰۹۵ روپے جمع ہیں۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم اختر حسین صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم منظور حسین صاحب)

مکرم اختر حسین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب ساکن سانگلہ ہل اور محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ اہلیہ محمد حنیف صاحب ساکن دارالفتوح کالونی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے بھائی مکرم منظور حسین صاحب ساکن ۱۵/۱ دارالبرکات ربوہ بتاریخ ۹۲-۱۲-۳۰ وفات پا گئے ہیں۔ موصوف لاولد فوت ہوئے ہیں اور ان کی بیوی پہلے ہی فوت ہو چکی ہیں۔

درخواست کنندگان کے علاوہ موصوف کا اب کوئی وارث نہیں ہے۔ لہٰذا مکرم منظور حسین صاحب ولد اللہ رکھا صاحب کے نام الاٹ شدہ پلاٹ نمبر ۱۵/۱ برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالبرکات ربوہ درخواست کنندگان کے نام منتقل کر دیا جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو پلاٹ مذکورہ بالا کی مجوزہ منتقلی پر اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

اعلان

○ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں دو عدد کوارٹروں نمبر ۱۸-۱۹ کا ملبہ بذریعہ نیلامی مورخہ ۹۴-۱۰-۲۲ کو صبح ۹ بجے فروخت کیا جائے گا۔ خواہش مند احباب استفادہ کریں۔ رقم نقد موقع پر وصول کی جائے گی۔ دیگر شرائط دفتر نظامت جائیداد سے ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

(ناظم جائیداد)

ضرورت ٹینڈرز برائے فراہمی یونیفارم (سکول)

○ نصرت جہاں اکیڈمی (جونیئر سیکشن) ربوہ کو برائے تعلیمی سال جنوری تا دسمبر ۱۹۹۵ء فراہمی یونیفارم (بتفصیل ذیل) ٹینڈر درکار ہیں۔ خواہشمند دوکاندار حضرات نمونہ کے ساتھ اپنے ٹینڈر مورخہ ۲۶۔ اکتوبر تک بنام پرنسپل جونیئر سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں جمع کروا دیں۔ پرنسپل کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی بھی ٹینڈر کو بغیر وجہ بتائے منسوخ کر دے۔ کامیاب ٹینڈر دینے والے کو قواعد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی مکمل پابندی کرنا ہوگی۔ مزید تفصیلات و معلومات کے لئے دفتر نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ کیا جائے۔

تفصیل یونیفارم :-

۱۔ لڑکوں کے لئے۔ (i) پینٹس (پتلون) گرے۔ (ii) شرٹس (سفید) (iii) جرابیں (گرے) (iv) سوئٹرز (میرون)۔

۲۔ لڑکیوں کے لئے۔ (i) لیگنگ Legging (گرے) (ii) سوئٹرز (میرون)

(پرنسپل جونیئر سیکشن نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

اعلان نتیجہ امتحان الخسوف والکسوف

○ کسوف و خسوف کے نشان کے متعلق یادگار تاریخی امتحان میں پاکستان کے ۴۳ اضلاع کی کل ۷۲۳ مجالس کے ۲۳۸۹ انصار نے حصہ لیا۔ ان میں سے جن انصار نے نمایاں پوزیشنز حاصل کیں ان کے اسماء گرامی بغرض دعا الفضل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمایاں پوزیشن لینے والے انصار

اول =

۱۔ مکرم پروفیسر محمد سلطان اکبر صاحب ربوہ۔

۲۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب شاد خانیوال۔

۳۔ مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب ربوہ۔

دوم =

۱۔ مکرم قریشی فصیح الدین احمد صاحب کراچی نارتھ

۲۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

۳۔ مکرم ملک محمد اعظم صاحب ربوہ

سوم =

۱۔ مکرم عبدالسلام ارشد صاحب راولپنڈی صدر

۲۔ مکرم محمد سرور رابڑو صاحب انور آباد لاڑکانہ

۳۔ مکرم سید عزیز حسین شاہ صاحب نصیرہ گجرات

۴۔ عبدالمنان فیاض صاحب اسلام آباد

(نوٹ خصوصی گریڈ حاصل کرنے والے انصار کے اسمائے گرامی ماہنامہ انصار اللہ میں شائع ہوں گے)

آخر میں دعا ہے کہ علم و فضل میں اضافہ کی حامل ان علمی دلچسپیوں / سرگرمیوں / پروگراموں میں شرکت کرنے والے تمام انصار کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی کے ساتھ پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور یہ دعا کرنے کی توفیق دے کر احمدیت کی ہر نئی نسل کو اللہ تعالیٰ علمی و روحانی خزائن سے فیض یاب ہونے کی وافر توفیق دے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان)

ہفتہ صحت و صفائی

○ ہفتہ صحت و صفائی میں عوامی حکومت کے شانہ بہ شانہ حصہ لیجئے۔ یاد رکھئے صفائی نصف ایمان ہے اور مکمل صحت کی ضامن بھی۔

○ کھانے کی چیزوں کی اچھی طرح ڈھک کر رکھئے۔

○ کوڑا کرکٹ، خراب اور سڑے ہوئے پھل اور سبزیوں کو تلف کر دیجئے۔

○ اڑنے اور رینگنے والے کیڑے سے بچاؤ کے لئے موثر کیڑے مار دوائیں استعمال کیجئے۔

○ اس بات کی احتیاط کریں کہ پالتو جانوروں میں کیڑے یا جوئیں نہ ہوں۔

○ چوہوں سے ہوشیار رہیں اور چوہے دان اور دواؤں کے ذریعے ان سے چھٹکارا حاصل کریں۔

احتیاط علاج سے بہتر ہے

وزارت صحت حکومت پاکستان

تزئین ربوہ کمیٹی

بقیہ صفحہ ۱

کو حاصل کرو گے۔ ہر دنیوی نعمت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ صحت کے علاوہ عزت ہے۔ دنیوی مال و دولت ہے دنیا کی اولاد ہے۔ خاندان میں۔ عافیت کی فضاء ہے وغیرہ وغیرہ ہر چیز جو موجود ہے خدا کہتا ہے مجھ سے مانگو۔ لیکن مجھ سے لے کر میری خوشنودی کے لئے میری بتائی ہوئی راہ پر اسے خرچ کرو۔

(از خطبہ ۲۔ نومبر ۱۹۷۹ء)

ہومیوپیتھک کتب و ادویات

دنیا بھر میں کہیں بھی درکار ہوں تو ہم ڈاک خرچ کے ساتھ آپ کو بھجوا سکتے ہیں۔ مثلاً

• جرمن و پاکستانی پوٹنسیاں • جرمن و پاکستانی بائیوکیمک • جرمن و پاکستانی مدر ٹنکچرز

• جرمن پیٹنٹ ادویات • ہر قسم کی ٹکیاں و گولیاں • خالی کیپسولز • شوگر آف ملک

• خالی شیشیاں و ڈراپرز •

• اردو ہومیو کتب میں خصوصاً ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی ابتدائی چار کتب کا سیٹ ۱۵٪ خصوصی رعائت کے ساتھ۔ یہ سیٹ مبتدیوں کیلئے عام فہم اور آسان ہے اور پرانے ہومیوپیتھس کیلئے جامع اور فکر انگیز ہے۔

• ڈاکٹر محمد مسعود قریشی صاحب کی بائیوکیمسٹری اور تحقیق الادویہ ڈاکٹر کینٹ کی ہومیوپیتھک فلسفہ، اسی طرح ڈاکٹر کلارک کی THE PRESCRIBER اور ڈاکٹر بورک کی انگلش میں METERIA MEDICA WITH REPERTORY وغیرہ

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771
04524-211283
فیکس: 92-04524-212299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 19 اکتوبر-1994ء
سردی کا احساس رفتہ رفتہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 32 درجے سنٹی گریڈ

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی وفد کی قیادت کرنے کی وزیر اعظم کی پیشکش کے جواب میں مشروط طور پر آمادگی ظاہر کی ہے انہوں نے کہا کہ میں اس پیشکش پر غور کر سکتا ہوں مگر کشمیر پر آپ کے "ریورس گیئر" کے بعد میں جنرل اسمبلی میں کیا بات کروں گا؟ انہوں نے وزیر اعظم کے نام ایک خط میں کہا ہے کہ آپ کی پیشکش اقوام متحدہ کے پروٹوکول کے مطابق نہیں۔ ہمارے درمیان شدید اختلافات بھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی ۲۸ جون کی اس تجویز کو دوہراتا ہوں کہ پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں مسئلہ کشمیر پر متفقہ حکمت عملی طے کی جائے تاکہ اقوام متحدہ اور دوسرے بین الاقوامی فورموں پر ہم واضح مینڈیٹ فراہم کر سکیں۔

○ وزیر اعظم نے ایک بار پھر مردم شماری کا کام ملتوی کر دیا ہے۔ اب صرف مکانوں کی فہرست بنے گی۔ خانہ شماری بھی ابھی نہیں کی جائے گی۔ یہ مردم شماری ۱۹۹۱ء میں ہونی تھی ہر سال ہر حکومت اسے ملتوی کرتی آ رہی ہے۔ اب صوبوں کے اعتراضات دور کرنے کے بعد مردم شماری کرائی جائے گی۔

○ صدر اور وزیر اعظم میں کشمیر سمیت اہم سیاسی و اقتصادی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا صدر لغاری نے کہا کہ خلفشار پیدا کرنے والے ملک اور قوم کی بہتری نہیں کر رہے۔ مفاہمت کے لئے میں اپنا کردار ادا کر سکتا ہوں۔

○ نیشنل بینک آف پاکستان کی طرف سے ۹۹ کروڑ ۲۹ لاکھ ۱۱ ہزار روپے کے قرضے کی رقم اتفاق فاؤنڈری سے وصول کئے جانے کی درخواست پر لاہور ہائی کورٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ قرض خواہ بینک کے نمائندہ کے دستخط کے بغیر اتفاق فاؤنڈری سے مال باہر نہیں جائے گا۔ بینک کے وکیل نے عدالت کو بتایا ہے کہ اتفاق فاؤنڈری کے ڈائریکٹروں نے فاؤنڈری سے مال نکال کر اندرون اور بیرون ملک ذاتی اثاثے بنا لئے ہیں۔ ان کے انکم ٹیکس کا حساب بھی چیک کیا جائے۔

○ وفاقی کابینہ میں ردوبدل کے لئے اعلیٰ سطح پر صلاح مشورے شروع ہو گئے ہیں جلد نئے وزراء کو شامل کیا جائے گا۔ بعض وزراء کے قلمدان تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

○ کراچی میں دوسرے دن بھی سیاسی اور فرقہ وارانہ ہنگاموں کا سلسلہ جاری رہا جس میں مزید ۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں پیپلز پارٹی کے لیڈر اور پی ایس ایف لاہور کے صدر ناصر اقبال بھی شامل ہیں منگل کی صبح ہوتے ہی گولیاں چلنی شروع ہو گئیں سولجر بازار میں ۵۔ افراد کی نماز جنازہ کے موقع پر شر پسندوں نے ٹریفک پر حملہ کر دیا۔ پولیس وین سمیت ۱۰ گاڑیوں کے شیشے توڑ دیئے۔ بلدیہ ٹاؤن میں ایک ہوٹل پر فائرنگ کر کے ۲۔ افراد کو ہلاک کر دیا گیا۔ کورنگی میں بھی ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ گلبرگ میں ایم کیو ایم کے حقیقی گروپ اور الطاف گروپ کے درمیان فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ کاروبار زندگی معطل ہو کر رہ گیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے اپوزیشن کے ایجی ٹیشن میں گرفتار تمام افراد کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ اس کے تحت ۴ ہزار ۳۰۰ مسلم لیگی رہائی پا جائیں گے۔ تاہم ایسے لوگ رہا نہیں ہوں گے جو فوجداری مقدمات میں ملوث ہوں۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے بتایا ہے کہ حکومت واجب الادا قرضے پورے وصول کرے گی۔ اور اس سلسلے میں کسی سے بھی رعایت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ایک ماہ میں ۳ء۳ % وصولی تسلی بخش ہے۔

○ اتفاق فاؤنڈریز نے زرعی بینک کے ۳ کروڑ روپے ہضم کر لئے ہیں چیئرمین بینکنگ ٹربیونل نے نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔ ماڈل ٹاؤن برانچ سے لئے جانے والے ۳ کروڑ روپے سے زائد کے قرضے کی میعاد جولائی میں ختم ہو چکی ہے مگر ایک پیسہ بھی ادا نہیں کیا گیا۔

○ گورنر پنجاب چوہدری الطاف حسین نے کہا ہے جیلیں نعروں اور سر پٹخنے سے نہیں ٹوٹیں گی۔ دو روز کے اندر بڑی بڑی خبریں ملیں گی

○ گرفتار شدہ مسلم لیگیوں نے مشروط طور پر رہائی سے انکار کر دیا ہے۔ ان سے حلف نامے لکھوائے جا رہے ہیں کہ وہ آئندہ کسی غیر قانونی کارروائی میں حصہ نہیں لیں گے۔ مسلم لیگی رہنماؤں نے انتظامیہ کی اس کارروائی کو عدالت میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

○ وزیر اعظم اچانک ایوان صدر پہنچ گئیں اور صدر سے ملاقات کی۔ صدر نے اپنی طے شدہ ملاقاتیں ملتوی کر دیں۔ ۴ گھنٹے طویل ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے اپوزیشن کی دھمکیوں پر غور کے بعد حکمت عملی طے کر لی اراکین اسمبلی کو پارلیمنٹ کے اجلاس سے قبل رہا کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے صوبائی حکومتوں کو ایڈوائس جاری کر دی۔ صدر لغاری نے کہا کہ اپوزیشن لیڈر کو جنرل اسمبلی میں وفد کی قیادت پر رضامند کرنے کے لئے کوششیں کی جانی چاہئیں۔ تحریک عدم اعتماد کے امکانات پر بھی غور کیا گیا۔

○ عراقی تیل کی فروخت پر پابندی اٹھانے کے معاملہ پر امریکہ اور روس کے درمیان ٹھن گئی ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے سلامتی کونسل سے مطالبہ کیا ہے کہ عراق کویت کے اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کر لے تو پابندی چھ ماہ میں ختم کی جا سکتی ہے۔ امریکہ کا موقف ہے کہ صدام حسین کے کسی موقف پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ برطانوی دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ صدام حسین کی برطرفی عراقی عوام کے مفاد میں ہو گی عراق کے نائب وزیر اعظم مسٹر طارق عزیز نے کہا ہے کہ عراق کویت کو اس وقت تسلیم کرے گا جب سلامتی کونسل اس پر سے پابندی اٹھانے پر غور کرے۔

○ مردم شماری موخر ہونے سے بلوچ پشتون تنازعہ ختم ہو گیا ہے۔ نو سیاسی جماعتوں نے افغان مہاجرین کی موجودگی میں بلوچستان میں مردم شماری قبول نہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔

○ مسٹر نواز شریف کو ایل ڈی اے پلاٹ کیس میں حاضری سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ فوج سیاسی امن چاہتی ہے اپوزیشن کی آخری ہڑتال ناکام رہی ہے۔ گرفتاریاں اور تشدد اپوزیشن کے ارکان کے لئے ایک ضروری تجربہ تھا۔ ایک گرفتار شدہ نے اسے اچھا تجربہ قرار دیا۔

○ بھارت جانے والی سمجھوتہ ایکسپریس ۲۰۔ اکتوبر کو بھارت جائے گی اور بھارت میں رکے ہوئے پاکستانی مسافروں کو واپس لائے گی۔ ان مسافروں کو واپسی پر کسٹم ہاؤس میں رکھا جائے گا جہاں ان کے چیک اپ کے بعد ان کو گھر جانے کی اجازت دی جائے گی۔

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان۔ رقبہ ایک کنال طرز تعمیر جدید۔ محلہ دارالبرکات بطرف کالج روڈ کی فروخت مطلوب ہے۔
رابطہ کیلئے: محمد رفیق
2/4 دارالبرکات ربوہ، فون 212485

مفید اور موثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید اور موثر علاج
قند شفاء حب سعال
چھوٹے بچوں کے کانسٹنٹ کھانسی اور گلے کی خرابی
پوڈر قیمت 12/- فی ڈبی بڑوں کیلئے چوسنے کی گولیاں
قیمت 10/- فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون ، 211538

منتقلی دوکان
ظفر الیکٹرونکس اقصیٰ روڈ
چند قدم کے فاصلہ پر الائیڈ بینک والی مارکیٹ (اکرام مارکیٹ) میں منتقل ہو گئی ہے۔
دس سال سے آپکی خدمت میں پیش پیش
ظفر الیکٹرونکس ربوہ

الیکٹرو ہومیو پیتھک ڈاکٹر / لیڈی ڈاکٹر بنیئے
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنیکی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپیکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ 15/- منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ ڈاکٹرز، حکماء، نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M
ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس۔
J.S.O
جرمن ادویات دستیاب ہیں
NUSRAT ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
پرنسپل: رانا محمد ارشد خاں
نصرت الیکٹرو ہومیو پیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888